عرب جمہوریہ مصر 2 ذو القعدہ 1440ھ

وزارت اوقاف 5 جولائی 2019ء

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين، وأَشهدُ أنْ لاَ إِلهَ إِلاَّ اللهُ وحدَهُ لا شَريكَ لَهُ، وأَشهدُ أَنَّ سيدَنا ونبيَّنا مُحَمّدًا عَبدُه وَرَسُولُهُ ، اللَّهُمَّ صَلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَيهِ وعلَى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين.

باہمی کام کا جذبہ اور اس کے قواعد وضوابط

بیشک قومیں باتوں اور نعروں سے نہیں بنتیں بلکہ قومیں علم، کارکردگی اور قربانی سے بنتی ہیں، قوموں کی تعمیر وترقی کی سب سے اہم راہ سنجیدہ اور پختہ کام ہے، ارشاد خداوندی ہے : **{وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ وَسَتُرَدُّونَ إِلَى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ}** " اور تمہارا عمل اللہ دیکھے گا اور اس کا رسول بھی پھر تم ہر پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے تو وہ تمہیں ان تمام اعمال سے خبردار فرما دے گا جو تم کیا کرتے تھے " ۔

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا : " اللہ تعالی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ جب تم سے کوئی شخص کوئی کام کرے تو اسے پختہ کرے "، دین اور وطن ہم سے محنت، کوشش، کام اور پیداوار کا تقاضہ کرتا ہے اور بالخصوص جب کہ ہمارا دین ہی کام کو پختگی سے کرنے کا دین ہے ۔

جب ایک فرد معاشرے کی تعمیر میں بنیادی عنصر کی حیثیت رکھتا ہے تو اس تعمیر وترقی میں اس کا کردار معاشرے کے دوسرے افراد کے ساتھ مل کر کام کرنے کے ذریعے ہی مکمل ہو گا، ایک انسان تنہا بعض کام تو سرانجام دے سکتا ہے لیکن جب اس

کی فکر کو دوسرے شخص کی فکر اور اس کی محنت وکوشش کو دوسرے شخص کی محنت وکوشش کے ساتھ ملا دیا جائے گا تو یقین بڑی عظیم اور نفع بخش کامیابی حاصل ہو گی، اسی لئے اسلام نے باہمی کام کی قدر ومنزلت کو بیان کیا ہے اور اسے ملکوں اور تہذیبوں کی تعمیر کی اہم بنیاد قرار دیا ہے کیونکہ اس میں ان مشترکہ مقاصد کے حصول کے لئے صلاحیتوں کو بروئےکار لانا، ارادوں کو متحد کرنا اور باہمی تعاون کرنا ہے جو تمام لوگوں کے لئے بھلائی کا باعث بنتے ہیں، ارشاد خداوندی ہے : **{وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ}** " نیکی اور تقوی پر ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو اور برائی اور ظلم پر ایک دوسرے کے ساتھ تعاون مت کرو" ۔

قرآن کریم میں غور وفکر کرنے والا شخص ملاحظہ کرتا ہے کہ ایک گروہ کی حیثیت سے ذمہ داریوں کو ادا کرنے اور باہمی کام کرنے کی ترغیب دینے والی آیات بہت زیادہ ہے، حق سبحانہ وتعالی نے اپنی عبادت کا حکم دینے کے بارے میں فرمایا : **{يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ}** " اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان لوگوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ " ۔

نماز جو کہ دین کے عظیم ترین شعائر میں شمار ہوتی ہے اس کے بارے میں فرمایا : "اور نماز قائم کرو" ۔ ان آیات میں اللہ نے اپنے بندوں کو جمع کے صیغے کے ساتھ خطاب کیا ہے ۔ **{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ}** " اے ایمان والو! رکوع کرو، اور سجود کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیکی کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ " ۔

اللہ کریم نے اپنے نبی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا : **{وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا}** " اور آپ اپنے آپ کو ان لوگوں کے

ساتھ رہنے روکے رکھیے جو صبح وشام اپنے رب کو یاد کرتے ہیں اس کی رضا کے طلب گار رہتے ہیں اور آپ کی نگاہیں ان سے نہ ہٹیں، کیا آپ دنیوی زندگی کی آرائش چاہتے ہیں اور آپ اس شخص کی اطاعت نہ کریں جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور اپنی ہوائے نفس کی پیروی کرتا ہے اور اس کا حال حد سے گزر گیا ہے " ۔

اور ہمیں فرقہ واریت سے متنبہ کرتے ہوئے فرمایا : {**وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ**} " اور الله اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا مت کرو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کرو، بیشک الله صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے " ۔

بیشک اس باہمی جذبے کے ساتھ ذمہ داریاں اور کام سر انجام دینا ایک معاشرے کے افراد کےدرمیان باہمی الفت ومحبت، مودت اور بھائی چارے کے رشتے کو مضبوط کرتا ہے اور ان کے بارے میں الله تعالی کا یہ فرمان صادق آتا ہے: **{وَإِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً}** " بیشک تمہاری یہ امت ایک امت ہے " ۔

اور ان پر نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان صادق آتا ہے : " مومنین باہمی محبت ومودت، رحم دلی اور شفقت میں ایک جسم کی مانند ہیں جب اس کا ایک حصہ تکلیف کی شکایت کرتا ہے تو سارا جسم بے خوابی اور بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے " ۔

جب ایک دانا بزرگ نے اپنے بیٹوں کو اتحاد کی اہمیت اور اس کا قوت کا سبب ہونے اور گروہ بازی اور اس کا پھوٹ اور تباہی کا سبب ہونے کے بارے میں بتانے کا ارادہ کیا تو وہ لکڑیوں کی ایک گٹھڑی لے کر آیا اور کہا : تم میں سے کون اس گٹھڑی کو ایک یا دو جھٹکوں سے توڑ سکتا ہے، ان میں سے ہر ایک نے کوشش کی مگر کوئی بھی کامیاب نہ ہو سکا، اس نے لکڑیوں کی گٹھڑی کو کھولا اور انہیں اپنے بیٹوں پر تقسیم کیا اور ہر ایک کو ایک لکڑی دی جو اس نے ایک ہی جھٹکے میں توڑ دی تو اس نے کہا : لکڑیاں

جب اکٹھی ہوں تو وہ ٹوٹنے سے انکار کرتی ہیں اور جب وہ بکھر جائیں تو ایک ایک کر کے ٹوٹ جاتی ہے ۔

قرآن کریم نے ہمارے لئے بہت عمدہ مثالیں بیان کی ہیں جو باہمی کام کی ترغیب دیتی ہیں، اس پر ابھارتی ہے اور یہ واضح کرتی ہیں کہ بڑے بڑے مقاصد کو حاصل کرنے میں اس کا کیا کردار تھا، سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو جب اللہ تعالی نے خانہء کعبہ کی تعمیر کا حکم دیا تو وہ اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کے پاس گئے اور اسے کہا : "بیشک اللہ نے مجھے ایک کام کا حکم دیا ہے، اس نے کہا : تیرے رب نے تجھے جو حکم دیا ہے اسے پورا کریں، انہوں نے کہا : اور تم میری مدد کرو گے، اس نے کہا : میں آپ کی مدد کروں گا، آپ نے کہا : اللہ نے مجھے اس جگہ پر ایک گھر تعمیر کرنے کا حکم دیا ہے تو اس وقت دونوں نے مل کر اس گھر کی بنیادیں اٹھائیں، اسماعیل علیہ السلام پتھر لے کر آتے تھے اور ابراہیم علیہ السلام تعمیر کرتے تھے، پس دونوں نے مل کر لوگوں کی عبادت کے لئے سب سے پہلے بنائے گئے گھر کی تعمیر کیا ۔

قرآن کریم نے اس عظیم منظر کو اس فرمان الہی میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا ہے: **{ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ}** " اور جب ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام خانہء کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے (تو دونوں دعا کر رہے تھے) کہ اے ہمارے رب ! تو ہم سے یہ قبول فرما لے، بیشک تو خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے " ۔

سورت الکہف کے اندر ذو القرنین کے واقعہ میں ہمارا رب ہمارے لئے باہمی جذبے کے ساتھ مل جل کر کام کرنے اور باہمی تعاون کی اعلی ترین مثال بیان کرتا ہے، جب یہ عادل بادشاہ ایک ایسی قوم کے پاس پہنچا جسے وہ نہیں جانتا اور نہ ہی وہ اسے جانتے ہیں تو انہوں نے آپ سے مدد طلب کی، اس نے اس کی درخواست پر لبیک کہا اور اور ان پر یہ لازم قرار دیا کہ وہ اس کے ساتھ تعاون کریں گے، اس نے انہیں کام میں شریک کیا اور ان

کی صلاحیتوں کو بروئے کار لایا، وہ سب اس عظیم تعمیر تک متحد تھے جو انہیں یاجوج وماجوج کی اذیت سے محفوظ رکھنے کا سبب تھی، اس بارے میں اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے : {**حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُونِهِمَا قَوْمًا لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلًا * قَالُوا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَى أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا * قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا * آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ حَتَّى إِذَا سَاوَى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوا حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا * فَمَا اسْطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا**} " انہوں نے کہا : اے ذوالقرنین ! بیشک یاجوج اور ماجوج زمین میں فساد برپا کرتے ہیں تو کیا ہم آپ کے لئے اس شرط پر کچھ خراج مقرر کر دیں کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک بلند دیوار بنا دیں ۔ اس نے کہا : مجھے میرے رب نے اس بارے میں جو اختیار دیا ہے وہ بہتر ہے، تم اپنی قوت وطاقت سے میرے مدد کرو، میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک مضبوط دیوار بنا دوں گا ۔ تم مجھے لوہے کے بڑے بڑے ٹکڑے لا دو، یہاں تک کہ جب اس نے دونوں چوٹیوں کے درمیان برابر کر دی تو اس نے کہا : اب پھونکو، یہاں تک کہ جب اس نے اس لوہے کو آگ بنا ڈالا تو اس نے کہا : میرے پاس لاؤ میں اس پر پگھلا ہوا تانبا ڈالوں گا ۔ پھر ان (یاجوج اور ماجوج) میں نہ اتنی طاقت تھی کہ وہ اس پر چڑھ سکیں اور نہ اتنی قدرت پا سکے کہ اس میں سوراخ کر دیں " ۔

کلیم اللہ موسی علیہ السلام اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ اس کے بھائی ہارون علیہ السلام کے ذریعے انہیں تقویت دے تاکہ وہ اللہ کی طرف سے سونپی جانے والی ذمہ داری میں ان کے مددگار ثابت ہوں، اس بارے میں اللہ کریم سیدنا موسی علیہ السلام کی زبان پر ارشاد فرماتا ہے : {**قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي * وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي * وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي * يَفْقَهُوا قَوْلِي * وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ أَهْلِي * هَارُونَ أَخِي * اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي * وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي * كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا * وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا*إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيرًا**} " (موسی علیہ السلام نے) عرض کی : اے میرے رب میرے لئے میرا سینہ کشادہ فرما دے ۔ اور میرے لئے میرا کام آسان

فرما دے ۔ اور میری زبان کی گرہ کھول دے ۔ کہ لوگ میری بات سمجھ سکیں ۔ اور میرے گھر والوں میں سے میرا ایک وزیر بنا دے ۔ وہ میرا بھائی ہارون ہو ۔ اس کے ذریعے میرے کمرِ ہمت مضبوط فرما دے ۔ اور اسے میرے کام میں شریک بنا دے تاکہ ہم کثرت سے تیری تسبیح کیا کریں ۔ اور ہم کثرت سے تیرا ذکر کیا کریں " ۔

اسی طرح جو شخص سیرتِ طیبہ میں غور وفکر کرتا ہے وہ نبی کریم ﷺ کی زندگی میں اپنے صحابہ کرام کے ساتھ شرکت، باہمی کام اور باہمی تعاون کی روشن مثالیں ملاحظہ کرتا ہے، سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : " اللہ کی قسم ہم سفر وقیام میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے، آپ علیہ الصلاۃ والسلام کم اور زیادہ چیز کے ساتھ ہمارے ساتھ ہمدردی کیا کرتے تھے، اسی طرح نبی کریم ﷺ تعمیری کام میں بھی بذاتِ خود ان کے ساتھ شرکت کرتے تھے، اور انہیں اجتماعیت کو قائم رکھنے اور فرقہ واریت سے بچنے کی تعلیم دیتے تھے، یومِ خندق کے بارے میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے غزوہ احزاب کے دنوں میں رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں مٹی اٹھاتے ہوئے دیکھا کہ مٹی نے آپ علیہ الصلاۃ والسلام کے پیٹ کی سفیدی کو چھپا رکھا ہے اور آپ علیہ الصلاۃ والسلام فرما رہے ہیں : " اے اللہ ! اگر تو نہ ہوتا تم ہم نہ ہدایت پاتے، نہ صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے، اے اللہ ! ہمارے سکون واطمینان عطا فرمایا اور اگر ہمارا دشمن سے مقابلہ ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھ، بیشک انہوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی ہے اور انہوں نے فتنہ پیدا کرنا چاہا ہے جس کا ہم نے انکار کر دیا ہے " ۔

اور جب سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے تین سو کھجور کے پودے لگانے کا ارادہ کیا تاکہ وہ ان کے ذریعے اپنے آپ کو غلامی سے آزاد کرائے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو فرمایا : (اپنے بھائی کی مدد کرو) ۔ سلمان فارسی فرماتے ہیں : انہوں نے کھجور کے پودوں کے ذریعے میری مدد کی، ایک آدمی تیس کھجور کے پودے لے کر آ رہا ہے، ایک بیس پودے لے کر آ رہا ہے، ایک پندرہ لے کر آ رہا ہے اور ایک اپنے استطاعت کے مطابق لے کر آ رہا ہے یہاں تک کے میرے پاس تین سو پودے جمع ہو

گئے، نبی کریم ﷺ نے مجھے ان کے لئے زمین کھودنے کا حکم دیا اور فرمایا : " جب اس سے فارغ ہو جاؤ تو میرے پاس آنا، میں انہیں اپنے ہاتھوں سے رکھوں گا "، انہوں نے کہا: میں نے ان کے لئے زمین کھودی اور میرے ساتھیوں نے میری مدد کی یہاں تک کہ جب میں اس سے فارغ ہوا تو میں نے آ کر آپ علیہ الصلاۃ والسلام کو بتایا، آپ علیہ الصلاۃ والسلام میرے ساتھ اس طرف گئے، اور ہم کھجور کے پودے آپ علیہ الصلاۃ والسلام کے قریب کرتے تھے اور آپ اپنے دستِ اقدس سے اسے زمیں میں رکھتے تھے " -

نبی کریم ﷺ نے جب اشعری قبیلہ کے لوگوں کو دیکھا کہ مشکل ترین حالات میں بھی ان کے تصرفات اور اور ان کے کاموں میں باہمی کام کی روح ان پر غالب ہے تو آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے ان کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا : " اشعری قبیلہ کے لوگوں کا جب کسی جنگ میں زادِ راہ ختم ہو جائے یا شہر میں ان کے اہلِ خانہ کا کھانا کم پڑ جائے تو وہ اپنے پاس سامانِ خورد ونوشت کو ایک کپڑے میں جمع کریں گے اور پھر اسے آپس میں ایک برتن کے ذریعے برابر برابر تقسیم کر لیں گے، پس وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں " -

برادرانِ اسلام!

جس باہمی کام کے لئے ہم جد وجہد کر رہے ہیں اس سے مراد وہ کام ہے جو ملکی تعمیر کا سبب بنتا ہے، تخریب کاری نہیں کرتا، لوگوں کو متحد کرتا ہے، انہیں فرقہ واریت میں تقسیم کرتا ہے، اور وہ یا تو معاشرے کے افراد کے درمیان باہمی کفالت جیسی شرعی بنیادوں پر قائم ہوتا ہے یہاں ان میں کوئی بھوکا اور ضرورت مند شخص نظر نہیں آتا، یا وہ علماء کی علمی تحقیقات میں ان کے باہمی تعاون اور طالبعلموں کی تعلیمی اور عملی دریافتوں میں ان کے باہمی تعاون پر قائم ہوتا ہے یا پھر وہ تمام شعبوں میں ملکی تعمیر وترقی کے لئے قومی بنیادوں پر قائم ہوتا ہے -

اس سے مراد وہ کام نہیں ہے جو ایسے تخریب کاری کی دعوت پر قائم ہو جو لوگوں کو قتل، تخریب کاری، خون بہانے پر جمع کرتی ہے اور وطنوں کو تباہ کرنے اور ان کو کمزور کرنے کی کوشش کرتی ہے ۔

جس باہمی کام کی ہم دعوت دے رہے ہیں اس سےمراد وہ تعمیری کام ہے جو دین یا وطن یا انسانیت کی بہتری کے لئے ہو کیونکہ یہ چیزیں لازم وملزوم ہیں جو ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتیں، آج ہم کس قدر ضرورت ہے کہ ہم اس جذبہ کو اپنے اولاد کے دلوں میں پختہ کریں اور اسے ایک طرزِ حیات میں تبدیل کریں جس کے مطابق وہ زندگی گزاریں اور ایک ہی معاشرے کے افراد کے درمیان باہمی محبت ومودت کی فضا قائم ہو اور ہم ہر شعبے میں اپنی امت کو اس مقام تک لے کر جائیں جو اس کے شایانِ شان ہو ۔

اور ہم اس بات کی یقین دہانی کراتے ہیں کہ جب عالمِ اسلامی کے درمیان باہمی کام کی روح غالب ہو گی تو وہ ایسے ایسے کام سرانجام دے گی جسے دوسرے لوگ نا ممکن سمجھتے رہے ہونگے، ماضی اور دورِ حاضر میں واقع حال، تجربہ اور مشاہدہ اس کی بہترین دلیل ہے ۔

اے اللہ ! ہمیں اعلی اخلاق اور باہمی کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین